باب: 24

قتیبہ بن مسلم
(669 - 715 AD)

قتیبہ ایک فوجی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مسلم، قبیلہ باہلہ کے سردار تھے اور اُموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کی فوج میں افسر تھے۔ چناں چہ بچپن ہی سے قتیبہ میں سپاہیانہ ذوق پیدا ہو چلا تھا۔ نوجوان ہوئے تو وہ، والیٔ بصرہ حجاج بن یوسف کی فوج میں بھرتی ہوگئے اور کئی معرکوں میں دادِ شجاعت حاصل کی۔ حجاج ان سے اتنے متاثر ہوئے کہ 86AH/705AD میں خلیفہ عبدالملک سے کہہ کر ان کو خراسان کی گورنری پر فائز کروایا۔ اس منصب پر فائز ہونے کے بعد تو ان کی زندگی کا ایسا آغاز ہوا کہ جس نے انھیں دنیا کے عظیم ترین فاتحین کی صف میں لا کھڑا کیا۔

اُس وقت تک اگرچہ ترکستان پر اسلامی حکومت قائم ہوچکی تھی لیکن اکثر اِدھر اُدھر سے باغیانہ سرگرمیاں اٹھ کھڑی ہوتی تھیں۔ قتیبہ نے سب سے پہلے ان کو درست کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک سال بعد انہوں نے بُخارا کے شہر بیکند کی طرف پیش قدمی کر کے یہاں کے بُت پرستوں کے زور کو توڑا۔ بیکند ایک اہم شہر تھا لہذا انہوں نے کوئی 50 دن تک شہر کا محاصرہ کیے رکھا یہاں تک کہ اہلِ بیکند کو ان کی اطاعت قبول کرنی پڑی۔ اس کے بعد قتیبہ اشنہ پہنچے۔ راستے میں خاقانِ چین کے بھتیجے نے ایک بڑے لشکر کے ساتھ ان کو روکنے کی کوشش کی لیکن قتیبہ نے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس ٹڈی دل فوج کو بھی ناکامی سے دوچار کر دیا۔

89AH/708AD میں جب قتیبہ پورے بخارا کو حاصل کرنے کی نیت سے نکلے تو کہا یہ جاتا ہے کہ بخارا کے فرمانروا نے بغیر لڑے ان کی اطاعت قبول کرلی تھی۔ تاہم ابنِ کثیر کہتے ہیں کہ قتیبہ کو اس موقع پر کامیابی نہیں مل سکی تھی۔ البتہ ان کے کہنے کے مطابق 90AH/709AD میں قتیبہ زیادہ تیاری کے ساتھ دوبارہ آئے اور بخارا پر فوج کشی کی۔ اس بار قتیبہ کو نہ صرف بخارا کی فوج سے لڑنا پڑا بلکہ ان کی مدد کو آنے والے ترکوں اور اہلِ صغد سے بھی نبرد آزما ہونا پڑا۔ ترک بڑی جانبازی اور شجاعت سے لڑے۔ قتیبہ کی فوج میں بنو تمیم کے دو سرداروں وکیع بن الاسود اور ہریم نے اپنے قبیلے والوں کو لے کر دشمن کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور آخر کار انہوں نے دریا پار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ اس کے فوری بعد ترکوں کا سالار، وردان خدا بھاگ نکلا۔ اور پھر مسلمانوں کا بخارا پر مکمل قبضہ ہوگیا۔

بادغیس کا حکمران نیزک جس نے ہمیشہ قتیبہ کے ساتھ مل کر کامیاب معرکے کیے تھے بخارا کی مہم کے بعد اچانک باغی ہو گیا۔ اس نے کابل، بلخ، طالقان وغیرہ کے حکمرانوں کو بھی اپنے ساتھ کر لیا تھا۔ قتیبہ نے ان کی سرکوبی کے لیے فوری طور پر اپنے بھائی کی نگرانی میں فوج روانہ کی اور بعد میں وہ خود بھی پہنچ گئے۔ اہلِ طالقان تو جلد ہی قابو آ گئے۔ نیزک نے ایک مضبوط قلعے میں بند ہو کر لڑنا چاہا لیکن کامیابی ممکن نہ ہو سکی۔ وہ گرفتار کر لیا گیا اور اسے اس کے سات آٹھ سو ساتھیوں سمیت ختم کر دیا گیا۔

جب ترکستان میں قتیبہ کی فتوحات ہوئیں اور ان کی قوت کا شہرہ خوارزم کے شاہ کو ہوا تو اس نے اپنے بدکردار اور سفاک صفت بھائی کی شرارتوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے قتیبہ کو مدد کا پیغام روانہ کیا۔ وہ اُس کی درخواست پر وہاں پہنچے اور اس کی مدد کی۔ خوارزم شاہ نے بھی اپنے وعدہ کے مطابق 93AH/712AD میں قتیبہ کی اطاعت قبول کر لی۔

اب قتیبہ سمرقند کی تسخیر کا سوچنے لگے۔ سمرقند جس کا قدیم نام مارکنڈا تھا اس زمانے میں وسط ایشیا میں تجارت کا بڑا مرکز تھا۔ اس کی تجارت تبت، ہندوستان اور چین تک پھیلی ہوئی تھی۔ سمرقند والے یعنی اہلِ صغد نے مسلمانوں کی پہلے ہی اطاعت قبول کر لی تھی لیکن بعد میں وہ مسلمانوں کے خلاف ترکستان کا ساتھ دینے لگے۔ لہٰذا قتیبہ ان سے مکمل فیصلے کے خواہشمند ہوئے۔ چناں چہ انہوں نے ایک بڑا لشکر تیار کیا جس میں بخارا اور خوارزم والے بھی شامل تھے۔ اتنی بڑی فوج سے اہلِ سمرقند کا کھلے میدان میں لڑنا مشکل تھا لہٰذا انہوں نے قلعہ بند ہو کر لڑنا چاہا۔ طویل محاصرہ ہو گیا جس کے نتیجے میں ان کے پاس صلح کے علاوہ اور کوئی صورت نہ رہی۔

96AH/715AD میں قتیبہ نے چین پر بھی فوج کشی کی تیاری کی۔ چونکہ اس وقت تک قتیبہ کی فتوحات پھیل چکی تھیں اس لیے خاقانِ چین کو علم ہوا تو وہ بہت گھبرایا اور مصالحت ہی میں عافیت جانی۔ چونکہ خاقان نے صلح جویانہ رویہ اختیار کیا اس لیے قتیبہ نے بھی خراج وصول کرنے ہی پر اکتفا کیا اور واپس ہو گئے۔

ان ہی دنوں خلیفہ ولید کا انتقال ہو گیا اور ان کا بھائی سلیمان تخت نشین ہوا۔ قتیبہ بن مسلم، سلیمان کو شروع ہی سے ناپسند کرتے تھے لہٰذا انھوں نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا۔ نتیجے میں قوم دو گروہوں میں بٹ گئی۔ آپس میں لڑائی ہوئی اور قتیبہ مارے گئے۔ یوں دنیا کے بیشتر علاقوں کے عظیم فاتح خود اپنے ہی لوگوں کی نذر ہو گئے۔